"الملل والنحل" کے مصادر اور بیانِ مصادر میں علامہ شہرستانی کے مناہج: ایک تجزیاتی مطالعہ

An analysis of the sources used in *al Milal wa al-Nihal* and *Allama Shahrastani*'s methodology while citing them in his book

Dr. Abid Naeem
Assistant Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore:
abidnaeem@fccollege.edu.pk

Dr. Azhar Iqbal
Assistant Professor of Islamic Studies, Government Graduate College (Boys) Mandi Baha Uddin:
sirajazhariqbal@gmail.com

Hafeez Ur Rahman
Visiting Lecturer of Islamic Studies, Department of Sciences and Humanities, National University of Computer and Emerging Sciences, Lahore Campus, Lahore:
hafeez.rehman@lhr.nu.edu.pk

Abstract

The word, "*masadir*," which in Arabic means "sources of knowledge," is crucial in assessing the rank and weight of any piece of writing in the realm of knowledge. They aid in determining if the text belongs in the subject's original or secondary sources. The Quran, Hadith, biography of Prophet Muhammad PBUH, publications and correspondence of experts in the area, encounters with experts, discussions, debates, studentship, direct and indirect narration, etc. are only a few examples of the sources of Islamic literature. The research method followed in the paper is qualitative. The sources for *Allama Shahrastani's* well-known work, *al Milal wa al-Nihal*, are the focus of this paper. *Shahrastani* has described the religious teachings of Islamic schools of thought as well as those of revealed and unrevealed faiths. Though, he has promised to mention his sources of information, but has rarely disclosed the sources of his information about Islamic schools of thought and other faiths. The case of philosophers is an exception where he has been generous enough to disclose his sources. Regarding his sources for knowledge about Muslim schools of thought, he has disclosed them for a select few which includes Shiites. The most frequently cited scholars, even on other Islamic sects and other religions, from *Shahrastani* are two

Mutazilites scholars, *Ka'bī and Warraq*, albeit he has not named any books by them.

Keywords: Sources, *Shahrastani, al-Milal, Muslim Schools of thought, Revealed and non- revealed religions*

مسلم مفکرین و اساطینِ علم نے دین اسلام کی اشاعت و ترویج کے مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی ادب کے میدان میں بے شمار علمی تخلیقات کیں. ان کاوشوں میں سے قابلِ ذکر موضوعات، مسلم علم الکلام اور مسلم مطالعۂ ادیان و مذاہب کے موضوعات ہیں. علامہ ابو الفتح شہرستانی کی معرکۃ الآراء تصنیف، "الملل والنحل" کو اس میدان میں ایک اہم ترین مصدر کی حیثیت حاصل ہے۔ مقالہ ہذا میں اس کتاب کی اہمیت اور علمی قدر و قیمت کا تعین کرنے کی خاطر اس کے مصادر اور ان کے بیان میں علامہ شہرستانی کے مناہج کا جائزہ لیا جائے گا۔

لفظِ مصادر کی لغوی و اصطلاحی تعریف اور ضرورت و اہمیت:

عربی لغت کے مطابق مصادر کا لفظ مصدر کی جمع ہے۔ مصدر کا لفظ "ثلاثی مجرد ہے اور "ص در" کے مادۂ اشتقاق سے مشتق ہے۔ اس مادہ کے معروف معنی کسی جگہ یا مکان کی طرف واپس لوٹ آنے کے مستعمل ہیں۔ مصدر، علم الصرف کی رُو سے اسم ظرف کا صیغہ ہے، جس کے معنی لوٹنے کی جگہ کے آتے ہیں۔ چونکہ حصولِ علم کی خاطر مصادر مثلاً کتب وغیرہ کی رجوع کرنا پڑتا ہے ،لہٰذا مصدر کو یہ نام دیا گیا۔ [1] مصادر سے مراد وہ تمام ذرائع معلومات ہیں کہ جن سے کسی کتاب کی تصنیف میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید، حدیث شریف، سیرت نبوی ﷺ، مصنفین و علماء کی کتب، رسائل اور خطوط کا مطالعہ، علماء سے ملاقات، معاصرت، تلمذ، مشاہدہ، خط و کتابت، سماع اور بحث و مناظرہ سے حاصل شدہ براہ راست معلومات اور ان کے بارے میں دوسرے اشخاص سے خبر اور روایت کا پہنچنا جیسے ذرائع سے بالواسطہ معلومات کا پہنچنا وغیرہ۔

مصادرِ کتاب کی معرفت اس کتاب میں موجود معلومات کی صحت و عدمِ صحت کو جانچنے کے لیے ایک پیمانہ کا کام کرتی ہے، کسی کتاب کا اس علم و فن کی دوسری کتب کے مقابلے میں مرتبہ متعین کیا جا سکتا ہے معرفتِ مصادرِ کتاب اس کتاب بلکہ اس کے مصنف کی علمی استعداد اور مہارت کو پرکھنے کے لیے بھی کسوٹی کا کام دیتی ہے۔ مصادرِ

[1] جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی (م ۷۱۱ھ / ۱۳۱۱ء)، لسان العرب، (لبنان: دار صادر، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء) ۴/ ۸۴۴، ۹۴۴۔

کتاب کو جاننا، کسی کتاب کے منہج کو جاننے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ الغرض معرفتِ مصادر بلاشبہ ایک اہم امر ہے۔ اسی بناء پر ہم آئندہ سطور میں "الملل والنحل" کے مصادر کے بارے میں تفصیلی تحقیق پیش کریں گے۔

علامہ شہرستانی[2] اپنی معروف کتاب "الملل والنحل"[3] کی ابتداء میں اس کتاب کے تصنیف کرنے کا سبب بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ وہ الہامی وغیر الہامی اور خود ساختہ مذاہب اور فرقوں کے عقائد وافکار اور ان کے مصادر سے بھرپور واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

"فلما وفّقنی الله تعالیٰ لمطالعة مقالات أهل العالم من أرباب الديانات والملل، وأهل الاهواء والنحل، والوقوف على مصادرها ومواردها، و اقتناص أوانسها وشواردها، أردت أن أجمع ذلک فی مختصر" [4]

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر وہ مذکورہ عبارت سے مشابہ دعویٰ کرتے ہیں:

"نذكر أربابها و أصحابها وننقل مآخذ ها و مصادرها عن كتب طائفة طائفة" [5]

یعنی ہم اپنی کتاب "الملل والنحل" میں تمام اسلامی وغیر اسلامی مذاہب اور فرقوں کے بانیان اور ان کے پیروکاروں کا ذکر کریں گے اور ہر گروہ کی کتابوں سے ان کے مآخذ ومصادر کو نقل کریں گے۔

"الملل والنحل" میں علامہ شہرستانی کے مصادر کا بیان:

ہم مصادرِ شہرستانی کے بیان میں وہی ترتیب اختیار کریں گے کہ جو علامہ شہرستانی نے بیانِ عنوانات میں مدنظر رکھی ہے۔ اسی بناء پر یہاں مسلم مسالک کو اولاً اور دیگر مذاہب ومسالک کے مصادر کو ثانیاً ذکر کیا جائے گا۔ ترتیب عنوانات ملاحظہ کریں:

---

[2] شہرستانی (م۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء) کی نسبت سے معروف عالم دین کا اصل نام محمد بن عبدالکریم اور کنیت ابوالفتح تھی۔ آپ فارسیّ النسل تھے۔ آپ کو اسلامی مسالک و دیگر مذاہب کے بارے میں تحقیق کرنے والے محقق کے طور پر شہرت نصیب ہوئی۔ (عبدالکریم بن محمد سمعانی، (م۵۶۲ھ / ۱۱۶۷ء)، التحبیر فی المعجم الکبیر، تحقیق منیرہ ناجی سالم، (عراق: رئاسة دیوان الاوقاف، طبع اول، ۱۹۷۵ء) ۲/ ۱۶۰)

[3] علامہ شہرستانی کی تصانیف میں سب سے زیادہ پذیرائی "الملل والنحل" کے حصے میں آئی اور اس کے دنیا کی معروف زبانوں میں تراجم ہوئے۔ اس کے اہم مباحث میں آسمانی وغیر آسمانی مذاہب اور اسلامی مسالک کا تعارف وچند مقامات پر تنقید شامل ہے۔

[4] ابوالفتح محمد بن عبدالکریم شہرستانی، (م۵۴۸ھ / ۱۱۵۳ء)، الملل والنحل، تحقیق: امیر علی مہنا، علی حسن فاعور، (لبنان: دار المعرفہ، طبع سوم، ۱۹۹۳ء) ۱/ ۱۷۔

[5] ایضاً، ۱/ ۴۹۔

بحث اوّل: اسلامی مسالک:

۱۔اہل السنت ۲۔معتزلہ ۳۔جبریہ ۴۔صفاتیہ
۵۔خوارج ۶۔مرجئہ ۷۔شیعہ
الف۔اشعریہ ب۔مشبّہہ ج۔کرّامیہ

بحث دوم: غیر اسلامی مذاہب و فرقے:

۱۔اہل کتاب
الف۔یہودی
ب۔عیسائی
۲۔شبہ اہل کتاب
الف۔مجوس
ب۔ثنویہ / مانویہ وغیرہ

بحث سوم: قدیم حکماء و فلاسفہ اور وثنیت پسند مذاہب اور فرقے:

۱۔اہل الاہواء والنحل ۲۔فلاسفہ ۳۔زمانۂ جاہلیت کے عرب حضرات ۴۔اہل ہند

بحث چہارم: متفرق مصادر

۱۔کتب اصحاب الملل والنحل ۲۔کتب تاریخ ۳۔علماء سے حکایات ۴۔اشعارِ عرب

بحث اول: مسلم مسالک سے متعلق "الملل والنحل" کے مصادر:

الف۔ "الملل والنحل" میں اہل السنت کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے اپنی مشہور تصنیف "الملل والنحل" میں جن مسلم فرقوں کا بالعنوان ذکر کیا ہے، ان میں اہل السنت شامل نہیں ہیں، نیز علامہ شہرستانی نے بالتصریح اہل السنت کی تعریف بھی بیان نہیں کی ہے۔ البتہ مختلف مباحث اور

مسالک پر بحث کرتے ہوئے وہ اہل السنت کا ذکر کرتے ہیں مثلاً حدیث افتراق[6] کو بیان کرتے ہوئے وہ تہتر (۷۳) مسلم فرقوں میں سے صرف اہل السنت کو فرقہ ناجیہ قرار دیتے ہیں۔[7]

فرقۂ صفاتیہ کی تعریف اور وجود میں آنے کی تاریخ بیان کرتے ہوئے علامہ شہرستانی نے بالتفصیل گفتگو کی ہے، جس سے ان کے نزدیک اہل السنت کی اصطلاح کی مراد سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ سلفِ صالحین میں صفاتِ باری تعالیٰ کی تاویل و توضیح کے حوالے سے دو آراء موجود تھیں۔ پہلے مؤقف کے مطابق قرآن پاک میں موجود متشابہ صفاتِ باری تعالیٰ کے حوالے سے توقف سے کام لیا جائے گا اور ان کی توضیح و تشریح سے گریز کیا جائے گا۔ اس موقف کے حاملین میں امام مالک بن انس (م۱۷۹ھ / ۷۹۵ء)، امام احمد ابن حنبل (م۲۴۱ھ / ۸۵۵ء)، امام سفیان ثوری (م۱۶۱ھ / ۷۷۸ء)، داؤد بن علی اصفہانی (م۲۷۰ھ / ۸۸۴ء) اور دیگر حضرات شامل تھے۔ اس سے اگلے دور میں اسلاف کا ایک ایسا گروہ پیدا ہوا کہ جو متشابہات کے حوالے سے سلف کے موقف کو علم الکلام کی مدد سے ثابت کرتا تھا۔ اس مؤقف کے قائلین میں سے سرکردہ افراد ابو محمد عبد اللہ سعید کلابی (م۲۴۱ھ / ۸۵۵ء)، ابو العباس احمد بن عبد الرحمن رازی قلانسی اور ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی (م۲۴۳ھ / ۸۵۷ء) وغیرہ تھے۔ امام ابو الحسن اشعری جو ابتداءً معتزلی المسلک تھے، نے صلاح اور اصلح کے کلامی مسائل میں اپنے استاذ ابو علی جبائی (م۳۰۳ھ / ۹۱۶ء) سے اختلاف کرتے ہوئے سلفِ صالحین کے مسلک کی براہینِ قاطعہ کے ذریعے سے

---

[6] آنحضرت ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی پیشن گوئی فرمادی تھی کہ میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ ارشاد نبوی ﷺ درج ذیل ہے:

"قال رسول اللہ ﷺ "افترقت الیهود علی احدی و سبعین فرقه، فواحدة فی الجنة وسبعون فی النار، وافترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقة، فاحدی وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة، والذی نفس محمد بیده لتفترقن امتی علی ثلاث وسبعین فرقة، فواحدة فی الجنة، وثنتان وسبعون فی النار قیل یا رسول اللہ، من هم؟ قال الجماعة" (ابن ماجہ، محمد بن یزید قزوینی، ابو عبد اللہ (م۲۷۳ھ / ۸۸۶ء)، **سنن ابن ماجہ**، تحقیق شعیب ارنؤوط، (لبنان: دار الرسالۃ العلمیۃ، طبع اول، ۲۰۰۹ء)، حدیث نمبر: ۳۹۹۲، ۵ / ۱۲۸_۱۲۹)

"آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہود اکہتر فرقوں میں منقسم ہو گئے، جن میں ستر جہنمی اور ایک فرقہ جنتی ہے۔ عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں سے اکہتر دوزخی اور ایک فرقہ جنتی ہے۔ (پھر ارشاد فرمایا) مجھے اس ہستی کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کہ میری امت یقیناً تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے ایک فرقہ جنتی اور باقی ماندہ بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا وہ کامیاب ہونے والا ایک فرقہ کونسا ہو گا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو جماعت کے ساتھ منسلک ہو گا [یعنی میرے صحابہ کی جماعت کے ساتھ منسلک ہو گا]"

[7] ایضاً، ۱ / ۲۰۔

تائید کی۔ نتیجتاً وہ معتزلہ سے جدا ہو گئے۔ انہوں نے مسلکِ اشاعرہ کی بنیاد ڈالی اور ان کا موقف ''اہل السنت'' کا موقف قرار پایا۔[8]

علامہ شہرستانی کی مذکورہ عبارت سے ان کے نزدیک ''اہل السنت'' کی تعریف اخذ کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ "اہل السنت اسلاف اور ان کے ہم مسلک حضرات میں اس گروہ کا نام ہے کہ جو کلامی مسائل مثلاً صفات باری تعالی اور متشابہات کی تاویل کے حوالے سے راہِ اعتدال پر چلنے والے تھے وہ نا تو معتزلہ کی طرح صفاتِ باری منکر تھے اور نہ ہی ان صفاتِ متشابہات کے لفظی معانی مراد لیتے ہوئے تشبیہ و تجسیم کے قائل تھے بلکہ مسلکِ اعتدال کے حامل تھے مثلاً اشاعرہ"۔

ا۔ قرآن مجید:

اہل السنت کے مصادر میں سے اولین مصدر اللہ رب العزت کا کلام، قرآن مجید ہے۔ الملل والنحل میں بھی متعدد مقامات پر علامہ شہرستانی نے اسی مصدر سے استدلال کیا ہے۔[9]

ب۔ حدیث وسنت نبوی:

اہل سنت کے عقائد اور اعمال کا دوسرا بڑا مصدر آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی اور ان کے اقوال، افعال اور تقریراتِ سکوتیہ ہیں۔ الملل والنحل میں بھی متعدبہ مقامات پر اس مصدر سے کام لیا گیا ہے۔[10]

ج۔ کتبِ اشاعرہ:

علامہ شہرستانی اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر اشاعرہ کا موقف بیان کرتے ہیں[11]۔ ان میں سے بہت سے مقامات پر وہ اقوالِ اشاعرہ اور علماءِ اشاعرہ سے ان کا موقف نقل کرتے ہیں لیکن وہ بیانِ مصادر میں اپنے عمومی منہج کے موافق اشاعرہ کی کتب یا جن کتب سے وہ اشاعرہ کے اقوال اور موقف نقل کرتے ہیں، کا حوالہ نہیں دیتے۔ ذیل میں چند اُن اشاعرہ کے نام ملاحظہ کریں، جن کی تحقیقات ''الملل والنحل'' کے مصادر میں ہوتی ہیں:

ا۔ کتب امام ابوالحسن علی اشعری (م۳۲۴ھ / ۹۳۶ء):

---

[8] ایضاً،۱/ ۱۰۵،۱۰۶۔

[9] مثال کے طور پر دیکھیں۔ شہرستانی، الملل والنحل،۱/ ۲۹،۵۰،۵۱،۵۳،۷۴،۷۶،۷۷،۸۵،۸۶،۹۹،۱۰۴،۱۰۵،۱۱۳،۱۱۵،۱۱۹،۱۲۲،۱۲۳،۱۲۶،۱۳۹،۱۴۰،۲/ ۳۰۸،۳۰۹،۳۱۱،۳۱۷،۳۲۳،۵۲۶۔

[10] مثال کے طور پر دیکھیں۔ شہرستانی، الملل والنحل،۱/ ۲۸،۲۹،۳۰،۳۱،۵۰،۵۳،۵۶،۲/ ۵۸۴۔

[11] مثال کے طور پر ملاحظہ کریں۔ شہرستانی، الملل والنحل،۱/ ۲۱،۹۷،۱۰۶۔۱۰۹،۱۲۲،۱۴۹۔

امام ابوالحسن اشعری وہ شخصیت ہیں کہ جن کے اقوال، موقف اور تحقیقات کو علامہ شہرستانی کثرت سے نقل کرتے ہیں لیکن وہ ان کی کتب کے ناموں کی تصریح بالکل نہیں کرتے۔[12] علامہ شہرستانی "تکلیف مالایطاق" کے حوالے سے امام ابوالحسن اشعری سے منقول مؤقف نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس مذکورہ مؤقف کے مخالف آراءِ مخالفین بھی امام ابوالحسن اشعری کی کتاب میں مذکور ہیں:

"و ان وجد ذلک منصوصاً علیه فی کتابه [أی کتاب أبی الحسن الأشعری]" [13]

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوالحسن اشعری کی کوئی کتاب علامہ شہرستانی کے مطالعہ میں لازماً تھی۔ اگرچہ وہ اس کتاب کا نام بیان کرنے کا اہتمام نہیں کرتے ہیں۔

مقالہ نگاروں کی تحقیق کے مطابق امام اشعری کی معروف کتاب "مقالات الاسلامیین واختلاف المصلین" ہی وہ کتاب ہے کہ جو علامہ شہرستانی کے زیر مطالعہ تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ امام اشعری کی باب العقائد میں معروف کتاب یہی ہے، نیز علامہ شہرستانی کی نقل کردہ عبارات اور مقالات الاسلامیین کی عبارات میں کافی مطابقت پائی جاتی ہے۔ اس امر کی تائید "الملل والنحل" کے انگریزی مترجمین کی تحقیق سے بھی ہوتی ہے۔ ان کی تحقیق درج ذیل ہے:

> "*Ash Shahrastani* is a professed Ash'arite, one would naturally expect that he would consult *Ash'ari*'s *Maqalat al-Islamiyin*… A close examination of the texts, however, shows that *Shahrastani*'s borrowing from the *Maqalat* was greater on the Shi'ites and the Kharijites that on other sects. Apart from the section on the *Isma'iliya*, where he seems to be quite independent, *Shahrastani* draws heavily on the *Maqalat* of *Ash'ari* in his exposition of Shi'ite views. Word by word quotation is frequent. Nevertheless, he makes use of other sources at the same time, and often differs considerably from *Ash'ari*. The difference is most noticeable in the arrangement of the material…Occasionally in his borrowing, *Shahrastani* alters *Ash'ari's* expression so as to give a slight change of meaning…Often, however, as we have said, the exact wording of *Ash'ari* is reproduced. *Shahrastani*'s account, for example of the *Mughiriya* is in entire verbal

---

[12] مثال کے طور پر ملاحظہ کریں۔ شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۴۴، ۸۷، ۹۳، ۱۰۰، ۱۰۶، ۱۰۸، ۱۲۰، ۱۲۸۔

[13] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۰۹۔

> agreement with that of *Ash'ari*. There is much verbal similarity, too, with the *Maqalat* in *Shahrastani*'s accounts of the *Mansuriya* and the *Khattabiya*. The same can also be said of the section on the Kharijites. Thus, apart from minor variations whole passages on the *Yazidiya* and the *Baihasiya* are literal quotations from the *Maqalat* of *al-Ash'ari*." [14]

مذکورہ بالا عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ علامہ شہرستانی چونکہ ایک معروف اشعری عالم ہیں، لہذا ذہن اس بات کی طرف جاتا ہے کہ انہوں نے امام اشعری کی مقالات الاسلامیین سے استفادہ کیا ہو گا۔ مقالات الاسلامیین اور الملل والنحل کے متون کا عمیق مطالعہ اس بات کو بخوبی عیاں کر دیتا ہے کہ علامہ شہرستانی نے اپنی کتاب کے دیگر حصوں کی بنسبت شیعہ اور خوارج کے بیان میں امام اشعری کی کتاب سے کافی استفادہ کیا ہے۔ اسماعیلیہ کے بیان میں علامہ شہرستانی نے اپنی تحقیقات پر زیادہ بھروسہ کیا ہے۔ اس کے ماسوا وہ شیعہ کے حوالے سے اپنی معلومات کا بڑا حصہ مقالات الاسلامیین سے اخذ کرتے نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ بہت سے اقتباسات حرف بحرف بھی وہاں سے نقل کرتے ہیں لیکن اس مقام پر یہ بات بھی مد نظر رہے کہ علامہ شہرستانی مقالات الاسلامیین کے علاوہ دیگر مآخذ سے بھی معلومات کا استفادہ کرتے ہیں۔ علامہ شہرستانی مقالات الاسلامیین سے استفادہ کرتے ہوئے امام اشعری کی ذکر کردہ تحقیقات سے اختلاف کرتے ہوئے بھی نظر آتے ہیں۔ اس اختلاف کا تعلق بالعموم ترتیب عنوانات سے ہوتا ہے۔ امام اشعری کے طریقۂ بیان کو تبدیل کرنے سے، عبارتِ شہرستانی کا مفہوم بھی تھوڑا سا تبدیل ہو جاتا ہے۔ شیعہ فرقوں کے حوالے سے علامہ شہرستانی نے مغیریہ نامی شیعہ فرقے کے بیان میں لفظ بلفظ عباراتِ اشعری کو نقل کیا ہے۔ اسی طرح شہرستانی کی طرف سے بیان کردہ معلوماتِ منصوریہ اور خطابیہ بھی امام اشعری کے کلام کے بہت مشابہ ہیں۔ یہی معاملہ خوارج کے متعلق بھی روا رکھا گیا ہے۔ چند مواقع سے قطع نظر، خارجی فرقوں: یزیدیہ اور بیہسیہ کے بیان میں تمام معلومات امام اشعری کی کتاب مقالات الاسلامیین سے نقل کردہ ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ شہرستانی نے امام اشعری کی مقالات الاسلامیین سے خاطر خواہ استفادہ کیا ہے۔

ز۔ حضرت حسن بصری کا رسالہ:

---

[14] A. K. Kazi, J.G Flynn, **"Muslim Sects and Division: The Section on Muslim Sects in Kitab al Milal wa'l Nihal"**, English Translation of *al-Milal wa al-Nihal*, (UK: Kegan Paul International, 1984 AD) 4-5.

علامہ شہرستانی نے الملل والنحل میں حضرت حسن بصری (م۱۱۰ھ / ۷۲۸ھ) کے ایک رسالہ کے مشاہدے کا ذکر کیا ہے۔ یہ رسالہ حسن بصری نے اُموی خلیفہ عبد الملک بن مروان (م۷۶ھ / ۷۰۵ء) کے نظریۂ تقدیر کے بارے میں استفسار کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ علامہ شہرستانی کی تحقیق کے مطابق اس رسالے کی حسن بصری کی طرف نسبت درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ رسالہ قدریہ کے برخلاف تھا۔ عند الشہرستانی ممکن ہے کہ یہ رسالہ امام معتزلہ واصل بن عطاء کی تصنیف ہو۔[15]

ہ۔ مصنفاتِ سلف:

علامہ شہرستانی نے چند مقامات پر اسلاف کی چند کتب کا بلا تصریح اسماء ذکر کیا ہے۔[16]

و۔ اہل السنت علماء کے اقوال اور آراء:

علامہ شہرستانی نے علماء اہل السنت کے اقوال و آراء کو بھی اپنی کتاب کا حصہ بنایا ہے۔ ان علماء میں سے سرکردہ افراد کے نام حسب ذیل ہیں:

۱۔ ابو سعید حسن بن یسار بصری (م۱۱۰ھ / ۷۲۸ء)[17]

۲۔ ابو عبد اللہ جعفر صادق (م۱۴۸ھ / ۷۶۵ء)[18]

۳۔ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت (م۱۵۰ھ / ۷۷۲ھ)[19]

۴۔ مالک بن انس (م۱۷۹ھ / ۷۹۵ھ)[20]

۵۔ محمد بن ادریس شافعی (م۲۰۴ھ / ۸۲۰ء)[21]

۶۔ احمد بن حنبل (م۲۴۱ھ / ۸۵۵ء)[22]

---

[15] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۶۱۔

[16] ایضاً، ۱/ ۱۰۶۔

[17] ایضاً، ۱/ ۶۱، ۹۳۔

[18] ایضاً، ۱/ ۱۷۹، ۱۸۲۔

[19] ایضاً، ۱/ ۱۶۹، ۱۸۴، ۲۲۳، ۲۴۵۔

[20] ایضاً، ۱/ ۱۰۵، ۱۱۹، ۲۴۳۔

[21] ایضاً، ۱/ ۱۸۹، ۲۴۲، ۲۴۳۔

[22] ایضاً، ۱/ ۱۰۵، ۱۱۸، ۲۴۳۔

۷۔ابو الحسن علی اشعری(م۳۲۴ھ / ۹۳۶ء)[23]

۸۔ابو حامد احمد بن حسین مروزی(م۳۶۲ھ / ۹۷۳ء)[24]

۹۔ابو بکر بن طیب باقلانی(م۴۰۲ھ / ۱۰۱۳ء)[25]

۱۰۔ابو اسحاق ابراہیم بن محمد اسفرائینی(م۴۱۸ھ / ۱۰۲۷ء)[26]

۱۱۔ابو المعالی عبد الملک بن عبد اللہ جوینی(م۴۷۸ھ / ۱۰۸۵ء)[27]

۲۔"الملل والنحل" میں معتزلہ کے مصادر:

الملل والنحل میں علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے موافق معتزلہ کی کتب میں سے کسی مصدر کا ذکر نہیں کیا ہے۔البتہ چند معتزلی علماء کے حوالے سے متعدد مقامات پر معتزلہ کا مؤقف ذکر کیا ہے۔تفصیل درج ذیل ہے:

ا۔شیخ المعتزلہ ابو القاسم عبد اللہ بن احمد کعبی(م۳۱۹ھ / ۹۳۱ء):

الملل والنحل میں جن حضرات کے حوالے سے مذاہبِ فرق کو نقل کیا گیا ہے ان میں شیخ المعتزلہ ابو القاسم عبد اللہ بن احمد بن محمود بلخی معتزلی(م۳۱۹ھ / ۹۳۱ء)جو معتزلی فرقے "کعبیہ" کے بانی ہیں، سرِ فہرست ہیں۔[28]اس قدر کثرتِ ذکر کے باوجود، علامہ شہرستانی نے ان کی کتب کہ جن سے وہ معلومات اخذ کرتے ہیں، کے نام بیان نہیں کیے ہیں۔غالب گمان یہ ہے کہ علامہ شہرستانی نے کعبی کی، ہمارے زمانے میں مفقود کتاب، "المقالات" سے استفادہ کیا ہے۔[29]

ب۔ابو عیسی محمد بن ہارون بغدادی معتزلی المعروف ابو عیسی وراق(م۲۴۷ھ / ۸۶۱ء):

---

[23] ایضاً،۱/ ۴۴،۸۷،۹۳،۱۰۰،۱۰۶،۱۰۸،۱۰۹،۱۱۰،۱۲۰،۱۲۸۔

[24] ایضاً،۱/ ۱۹۵،۲۸۱۔

[25] ایضاً،۱/ ۴۴،۱۰۷،۱۱۰،۱۱۱۔

[26] ایضاً،۱/ ۴۴۔

[27] ایضاً،۱/ ۱۱۱۔

[28] ایضاً،۱/ ۴۳،۶۷،۶۹،۷۴،۷۸،۸۱،۸۳،۸۸،۸۹،۹۰،۱۰۱،۱۲۰،۱۴۳،۱۴۹،۱۵۷،۲۱۶۔

[29] ابو منصور عبد القاہر بن طاہر تمیمی اسفرائینی بغدادی،(م۴۲۹ھ /۱۰۳۷ء)،**الفرق بین الفرق وبیان الفرقۃ الناجیۃ منہم**، تحقیق: محمد عثمان خُشت،(مصر: مکتبہ ابن سینا،۱۹۸۸ء)۱۷۔

علامہ شہرستانی نے ابو عیسی وراق معتزلی کے حوالے سے بھی بہت سی آراء کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے لیکن ان کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا ہے۔[30]

ان کی ابو عیسیٰ وراق کے حوالے سے معلومات کا ماخذ ابو عیسی وراق کی کتاب "المقالات" ہو سکتی ہے۔[31]

ج۔ علامہ عبد القاہر بغدادی (م۴۲۹ھ / ۱۰۳۷ء) کی کتاب، الفرق بین الفرق:

علامہ فخر الدین رازی (م۶۰۶ھ / ۱۲۰۸ء) کے بقول علامہ شہرستانی کی کتاب "الملل والنحل" میں اسلامی مسالک سے متعلقہ ابحاث کا مصدر علامہ عبد القاہر بغدادی کی مشہور کتاب "الفرق بین الفرق وبیان الفرقة الناجية منهم" ہے اور چونکہ امام رازی کی رائے میں علامہ عبد القاہر بغدادی اپنے مخالفین سے بہت تعصب کا برتاؤ روا رکھتے تھے، لہذا ان کی نقل کردہ معلومات اور ان سے ماخوذ ہونے کے ناطے علامہ شہرستانی کی اسلامی مسالک کے حوالے سے معلومات بھی غیر مستند ہیں۔ امام رازی لکھتے ہیں:

> "انه [أی ان الملل والنحل للشهرستانی] كتاب حكى [أی الشهرستانی] فيه مذاهب أهل العالم بزعمه، الا أنه غير معتمد عليه لأنه نقل المذاهب الاسلاميين من الكتاب المسمى بالفرق بين الفرق من تصانيف الأستاذ أبی منصور البغدادی، وهذا الأستاذ كان شديد التعصب على المخالفين، ولا يكاد ينتقل مذهبهم على الوجه الصحيح، ثم ان الشهرستانی نقل مذاهب الفرق الاسلامية من ذلک الكتاب، فلهذا السبب وقع الخلل فی نقل هذه المذاهب۔"[32]

امام رازی کے مذکورہ تبصرہ کو کلی طور پر درست قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ الملل والنحل کے مطالعے سے یہ بات بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے کہ وہ بیان فرقِ اسلامیہ میں کلی طور پر علامہ عبد القاہر بغدادی کی "الفرق بین الفرق" کے ناقل نہیں ہیں بلکہ متعدد دیگر مصادر سے بھی استفادہ کرتے ہیں۔ البتہ ان عبارات سے اتنا استفادہ لازماً ہوتا ہے کہ بیانِ فرق اسلامیہ میں علامہ شہرستانی کا ایک ماخذ "الفرق بین الفرق" بھی ہے۔

د۔ ابو الحسن احمد بن یحیی بن اسحاق راوندی المعروف ابن الراوندی (م۲۵۰ھ / ۸۶۴ء):

---

[30] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۲۱۶، ۲۹۰، ۲۹۵۔

[31] عبد القاہر بغدادی، **الفرق بین الفرق**، ۱۶۔

[32] فخر الدین رازی، ابو عبد اللہ، محمد بن عمر، **مناظرات فخر الدین الرازی**، تحقیق: ڈاکٹر فتح اللہ خلیف، (لبنان: دار المشرق، س۔ن) ۳۹۔

علامہ شہرستانی کے مصادر میں سے ایک مصدر ابن الراوندی کی معلومات بھی ہے۔[33] یہاں اس بات کا ذکر بہت اہمیت رکھتا ہے کہ ابن الراوندی ابتداءً معتزلی المسلک تھا۔ بعد ازاں اس نے مسلکِ اعتزال کو ترک کر دیا اور ملحد بن گیا۔ اس نے امام جاحظ معتزلی کی کتاب "فضيلة المعتزلة" کے جواب میں "فضيحة المعتزلة" نامی کتاب تصنیف کی[34]۔ یہ کتاب ہمارے زمانے میں مفقود ہے لیکن اس کے متعدد اقتباسات "الانتصار فی الرد علی الراوندی" از ابوالحسین خیاط معتزلی کی کتاب میں موجود ہیں۔ علامہ شہرستانی نے ابن الراوندی کی اسی کتاب سے جو دراصل معتزلہ کے خلاف لکھی گئی تھی، کو اپنی کتاب میں معتزلہ کے عقائد کے بیان میں استعمال کیا ہے۔[35] علامہ شہرستانی کا معتزلہ کے بارے میں ان کے مخالفین کی کتب سے استفادہ معتزلہ کے حوالے سے ان کے کلام کی اہمیت کو کم کر دیتا ہے۔

ہ۔ "الفرق بین الفرق" اور "الاستبصار فی الدین وتمیز الفرقۃ الناجیۃ":

الملل و النحل کے انگریزی مترجمین A. K. Kazi اور J. G. Flynn کی تحقیق کے مطابق علامہ شہرستانی کے مصادر میں علامہ عبد القاہر بغدادی کی "الفرق بین الفرق" اور علامہ اسفرائینی کی "الاستبصار فی الدین" بھی شامل ہیں لیکن چونکہ کعبی اور ابن الراوندی علامہ شہرستانی، علامہ عبد القاہر بغدادی اور علامہ اسفرائینی کے مشترکہ مصادر ہیں، لہذا یہ بتانا مشکل ہے کہ علامہ شہرستانی نے مذکورہ دونوں کتب سے کس قدر استفادہ کیا تھا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ علامہ بغدادی اور اسفرائینی کی کتب سے استفادہ کی بجائے براہ راست کعبی اور ابن الراوندی کی کتب سے استفادہ کرتے رہے ہوں[36]۔

و۔ علماءِ معتزلہ سے استفادہ:

مذکورہ بالا مصادر کے علاوہ علامہ شہرستانی چند معتزلی علماء سے بھی ان کا نام ذکر کرتے ہوئے استفادہ کرتے ہیں، مگر وہ ان کے مصادر کا تذکرہ نہیں کرتے ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

نظام معتزلی (م ۲۳۱ھ / ۸۴۵ء)[37]

---

[33] 5. Flynn, Muslim Sects and Divisions, & Kazi

[34] محمد عبد الحمید، الزندقۃ والزنادقۃ: تاریخ وفکر، (شام: دار الطلیعۃ الجدیدۃ، طبع اول، ۱۹۹۹ء) ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۶۔

[35] 5. Flynn, Muslim Sects and Divisions, & Kazi

[36] Ibid, 6.

[37] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۶۷۔

ابو عمرو بن فاید اسواری معتزلی[38]

جعفر بن مبشر ثقفی معتزلی (م ۲۳۴ھ / ۸۴۸ء)[39]

جعفر بن حرب ہمدانی معتزلی (م ۲۳۶ھ / ۸۵۰ء)[40]

احمد بن خابط (م ۲۳۲ھ / ۸۴۷ء)[41]

احمد بن ایوب بن مانوس معتزلی[42]

ابو عمرو معمر بن عباد سلمی معتزلی (۲۱۵ھ / ۸۳۰ء)[43]

ہشام بن عمرو فوطی شیبسانی معتزلی (۲۲۶ھ / ۸۴۱ء)[44]

ابو علی جبائی (م ۳۰۳ھ / ۹۱۶ء)[45]

ابو ہاشم بن علی جبائی (م ۳۲۱ھ / ۹۳۳ء)[46]

۳۔ "الملل والنحل" میں جبریہ کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے جبریہ کے مصادر کے حوالے سے بہت اختصار برتا ہے۔ انہوں نے جبریہ کے معتقدات و فرق کے بیان میں ایک فصل قائم کی ہے[47]۔ لیکن علامہ اشعری اور علامہ کعبی وغیرہ کے علاوہ دیگر مصدر کو ذکر نہیں کیا ہے۔

۴۔ "الملل والنحل" میں صفاتیہ کے مصادر:

---

[38] ایضاً، ۱/ ۷۲۔

[39] ایضاً، ۱/ ۷۳۔

[40] محولہ بالا۔

[41] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۷۴-۷۷۔

[42] ایضاً، ۱/ ۷۵۔

[43] ایضاً، ۱/ ۷۹، ۸۰۔

[44] ایضاً، ۱/ ۸۵۔

[45] ایضاً، ۱/ ۹۵۔

[46] ایضاً، ۱/ ۹۴، ۹۵۔

[47] ایضاً، ۱/ ۹۷۔

علامہ شہرستانی نے صفاتیہ کے بیان میں ایک مستقل فصل قائم کی ہے[48]۔ وہ معتقدات کی بحث میں چند مقامات پر صفاتیہ کے لقب سے معنون گروہ کا موقف بھی بیان کرتے ہیں۔[49] ان کی تحقیقات کے مطابق صفاتیہ کے اہم ذیلی گروہ درج ذیل ہیں:

ا۔اشعریہ ب۔مشبّہہ ج۔کرّامیہ۔

ہم بھی درج ذیل سطور میں انہی تین گروہوں کے مصادر پر کلام کریں گے۔

ا۔الملل والنحل میں اشاعرہ کے مصادر:

ہم اہل السّنت کے عنوان کے ذیل میں اشاعرہ کے مصادر پر گفتگو کر چکے ہیں۔

ب۔الملل والنحل میں مشبہہ کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے مشبہہ کی کسی کتاب کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا بلکہ انہوں نے علماء مشبہہ یا کتب مشبہہ سے ان کا موٴقف نقل کرنے کی بجائے دیگر مسالک مثلاً معتزلہ اور اشاعرہ کے علماء کے حوالے سے ان کے معتقدات کو بیان کیا ہے مثلاً وہ علامہ کعبی معتزلی اور امام ابوالحسن اشعری کے حوالے سے مشبہہ کے نظریات نقل کرتے ہیں۔[50]

ج۔الملل والنحل میں کرامیہ کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے کرامیہ کے صرف ایک مصدر کا ذکر کیا ہے اور وہ اس فرقے کے بانی ابوعبد اللہ محمد بن کرّام (م۲۵۵ھ / ۸۶۹ء) کی "عذاب القبر" نامی کتاب ہے۔ انہوں نے ایک مقام پر اسے "محمد بن کرام کی کتاب" کے الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اُس کے نام کی تصریح نہیں ہے[51]۔ البتہ دوسرے مقام پر وہ اس کتاب کا نام "عذاب القبر" بیان کرتے ہیں۔[52]

۵۔الملل والنحل میں خوارج کے مصادر:

---

[48] ایضاً،۱/ ۱۰۴۔

[49] ایضاً،۱/ ۵۵،۱۰۰۔

[50] ایضاً،۱/ ۱۲۰۔

[51] ایضاً،۱/ ۴۵۔

[52] ایضاً،۱/ ۱۲۴۔

علامہ شہرستانی نے "الملل والنحل" میں خوارج کی تعریف، وجہ تسمیہ، ظہورِ فرقہ کی تاریخ، مختلف ذیلی فرقوں اور ان کے معتقدات وغیرہ کے بیان کی خاطر ایک طویل فصل قائم کی ہے[53]۔ جہاں تک خوارج کے مصادر کا تعلق ہے، تو ان کا معاملہ دیگر مسلم فرقوں سے یکسر مختلف ہے کیونکہ ان کے مصادر کا وجود ہی بہت کم ہے۔ اسی حقیقت کے ترجمانی شیخ الاسلام، احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ (م۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) نے درج ذیل الفاظ میں کی ہے:

"وأقوال الخوارج انما عرفناها من نقل الناس عنهم، لم نقف لهم على كتاب مصنف، كما وقفنا على كتب المعتزلة والرافضة والزيدية والكرامية و الأشعرية والسابلية وأهل المذاہب الأربعة والظاهرية ومذاہب أهل الحديث والفلاسفة والصوفية ونحو هؤلاء" [54]

یعنی ہم نے خوارج کے موقف اور آراء کو ثانوی مصادر سے نقل کیا ہے کیونکہ ہمیں خوارج کی طرف سے تصنیف کردہ کوئی بھی کتاب دستیاب نہیں ہوئی جیسا کہ معتزلہ، رافضہ، زیدیہ، کرامیہ، اشعریہ، سابلیہ، چاروں فقہی مسالک، فقہ ظاہری، اہل حدیث، فلاسفہ اور صوفیاء وغیرہ کی کتب ہماری دسترس میں موجود ہیں۔

خوارج کے حوالے سے جہاں علامہ شہرستانی نے علماءِ خوارج سے ان کی آراء نقل کی ہیں، اسی طرح غیر خارجی علماء سے بھی معتقداتِ خوارج کا استفادہ کیا ہے۔ غیر خارجی علماء کے نام ملاحظہ کریں:

ا۔ حسین بن علی کرابیسی معتزلی (م۲۴۸ھ / ۸۶۲ء)[55]

ب۔ ابو الحسن علی اشعری (م۳۲۴ھ / ۹۳۶ء)[56]

ج۔ ابو القاسم کعبی معتزلی (م۳۱۹ھ / ۹۳۱ء)[57]

۶۔ الملل والنحل میں مرجئہ کے مصادر:

---

[53] ایضاً، ۱/ ۱۳۱۔۱۶۱۔

[54] ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، ابو العباس، (م۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) **الرسالۃ الاولی: الفرقان بین الحق والباطل**، ضمن "مجموعۃ الرسائل الکبری لابن تیمیہ، (لبنان: دار احیاء التراث العربی، س ن) ۱/ ۳۷۔

[55] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۴۹۔

[56] محولہ بالا۔

[57] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۴۹، ۱۵۷۔

الملل والنحل کی پانچویں فصل مرجئہ کے بیان کے لیے مخصوص ہے۔ سابقہ فصول کی طرح اس فصل میں بھی مصادر کو بیان کرنے کا اہتمام نہیں کیا گیا ہے۔ مرجی علماء کے ساتھ ساتھ چند غیر مرجی علماء سے بھی آراءِ مرجئہ نقل کی گئی ہیں۔ مرجی علماء کے نام ملاحظہ کریں:

۱۔ یونس بن عون نمیری، فرقۂ یونسیہ کے بانی۔[58]

۲۔ عبید المکتئب مرجی، فرقہ عبیدیہ کے بانی۔[59]

۳۔ غسان کوفی مرجی، فرقہ غسانیہ کے بانی۔[60]

۴۔ ابو ثوبان مرجی، فرقہ ثوبانیہ کے بانی۔[61]

۵۔ ابو مروان غیلان بن مروان دمشقی مرجی۔[62]

۶۔ موسی بن عمران مرجی۔[63]

۷۔ فضل رقاشی مرجی۔[64]

۸۔ محمد بن شبیب دمشقی مرجی۔[65]

۹۔ ابو معاذ تومنی، فرقہ تومنینہ کے بانی۔[66]

۱۰۔ صالح بن عمر صالحی مرجی، فرقۂ صالحیہ کے بانی۔[67]

چند غیر مرجی علماء کے اسماء، جن سے علامہ شہرستانی نے مرجئہ کے حوالے سے استفادہ کیا ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ مقاتل بن سلیمان ازدی (م ۱۵۰ھ / ۷۶۷ء)[68]

---

[58] ایضاً، ۱/ ۱۶۲۔

[59] ایضاً، ۱/ ۱۶۳۔

[60] محولہ بالا۔

[61] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۶۵۔

[62] محولہ بالا۔

[63] محولہ بالا۔

[64] محولہ بالا۔

[65] محولہ بالا۔

[66] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۶۶۔

[67] محولہ بالا۔

[68] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۱۶۵۔

ب۔ بشر بن غیاث مریسی معتزلی (م۲۱۸ھ / ۸۳۳ء)[69]

۷۔ الملل والنحل میں شیعہ مصادر کا بیان:

علامہ شہرستانی نے سابقہ فرقوں کی بنسبت شیعہ فرقے کے مصادر پر قدرے مفصل بحث کی ہے۔ وہ شیعہ کی کتب کا نا صرف ذکر کرتے نظر آتے ہیں بلکہ چند کتابوں کے نام کی تصریح بھی کرتے ہیں:

ا۔ محمد بن نعمان، شیطان الطاق (م۶۰ھ / ۷۷۷ء) کی کتب:

الملل والنحل میں شیعہ فرقے نعمانیہ یا شیطانیہ کے بانی ابو جعفر محمد بن نعمان، شیطان الطاق کی تین کتب کا ذکر ملتا ہے:

ا۔لم فعلت ۲۔افعل ۳۔لاتفعل[70]

ب۔ یونس بن عبد الرحمن قمی (م۲۰۸ھ / ۸۲۳ء) کی کتب:

علامہ شہرستانی شیعہ فرقہ یونسیہ کے بانی یونس بن عبد الرحمن قمی (م۲۰۸ھ / ۸۲۳ء) کی چند کتب کا بلا تصریح اسماء ذکر کرتے ہیں۔[71]

ج۔ حسن بن محمد بن صباح کی فارسی کتب:

حسن بن محمد بن صباح (م۵۱۸ھ / ۱۱۲۴ء) کی فارسی کتب شیعہ کے مصادر میں شمار ہوتی ہیں۔ علامہ شہرستانی لکھتے ہیں کہ حسن بن صباح کی کتب فارسی زبان میں تھیں، میں نے ان کو عربی میں ترجمہ کرنے کے بعد اپنی کتاب میں نقل کیا ہے علامہ لکھتے ہیں:

"ونحن ننقل ما كتبه بالعجمية الى العربية"[72]

د۔ باطنیہ کی کتب:

علامہ شہرستانی باطنیہ اور قدیم باطنیہ کی کتب کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہ کتب بھی علامہ کی طرف سے ذکر کردہ مصادرِ شیعہ کا حصہ ہیں۔[73]

---

[69] محولہ بالا۔

[70] ایضاً، ۱/ ۲۱۹۔

[71] ایضاً، ۱/ ۲۲۰۔

[72] ایضاً، ۱/ ۲۳۲۔

[73] ایضاً، ۱/ ۲۲۹، ۲۳۱۔

ہ۔شیعہ کے محدث مصنفین کی کتب:

علامہ شہرستانی شیعہ کے محدث مصنفین کی ایک فہرست اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہیں مگر ان کی مصنفہ کتب کے ناموں کی تصریح نہیں کرتے[74]۔

و۔زمانۂ شہرستانی میں موجود شیعہ سے ملاقات:

علامہ شہرستانی بیان کرتے ہیں کہ ان کے زمانے میں موجود شیعہ کی اکثریت مقلدین پر مشتمل تھی، ان میں اجتہاد کی طرف رجوع بہت کم تھا[75]۔ وہ اپنے زمانہ میں موجود اثنا عشری شیعہ حضرات کے معتقدات کا بھی ذکر کرتے ہیں[76]۔ مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں عین ممکن ہے کہ علامہ شہرستانی نے ان شیعہ فرقوں کے علماء حضرات سے ملاقات بھی کی ہو کیونکہ شہرستانی نے بلادِ فارس میں اپنی زندگی گزاری جو کہ شیعیت کے عروج کے علاقے تھے۔

ز۔غیر شیعہ حضرات سے روایت:

علامہ شہرستانی نے حسب سابق غیر شیعہ علماء سے شیعہ مسلک کے حوالے سے آراء نقل کی ہیں۔ ان غیر شیعہ حضرات میں احمد بن محمد ابوحامد زوزنی (م۳۶۹ھ / ۹۸۰ء)، ابن الراوندی، ابوالقاسم کعبی اور ابوعیسی وراق شامل ہیں[77]۔

نیز علامہ شہرستانی نے اس فصل میں بہت سے صیغۂ تمریض مثلاً نُقِلَ، حُکِیَ، یُحْکٰی، ذُکِرَ وغیرہ استعمال کیے ہیں، جو کسی مخصوص فاعل کی بجائے فعل کو غیر معلوم فاعل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔[78]

بحث دوم: الملل والنحل میں غیر مسلم مذاہب اور فرقوں کے مصادر کا بیان:

ا۔الملل والنحل میں اہل کتاب کے مصادر:

بحث ہذا میں اہل کتاب کے عنوان کے تحت یہودیت اور عیسائیت کے مصادر پر کلام کیا جائے گا۔

ا۔الملل والنحل میں مصادرِ یہودیت:

---

[74] ایضاً،۱/ ۲۲۲،۲۲۶۔

[75] ایضاً،۱/ ۱۸۹۔

[76] ایضاً،۱/ ۱۹۹۔

[77] ایضاً،۱/ ۱۹۵،۲۱۶۔

[78] ایضاً،۱/ ۲۱۶،۲۱۸،۲۱۹،۲۲۰۔

علامہ شہرستانی نے ''اہل الکتاب'' نامی باب میں ''یہود'' کو ایک فصلِ مستقل کی صورت میں بیان کیا ہے[79]۔ مصادرِ یہودیت میں بھی علامہ شہرستانی اپنے سابقہ منہج یعنی قلتِ بیانِ مصادر پر چلتے نظر آتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل سطور میں ملاحظہ کریں۔

ا۔ ابو عیسیٰ اصفہانی کی کتاب:

علامہ شہرستانی الملل والنحل میں یہودیت کے مصادر کو بیان کرتے ہوئے، یہودی فرقۂ عیسویہ کے بانی ابو عیسی اسحاق بن یعقوب اصفہانی کی ایک کتاب کا محض ذکر کرتے ہیں اور اس کا نام بیان کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ اس کتاب کے مندرجات میں فرقۂ عیسویہ کے مذہبی نظریات کی تفصیل شامل ہے۔[80]

۲۔ یہودی مقدس کتب:

الملل والنحل میں علامہ شہرستانی نے یہودی کتب مقدسہ کے بارے میں زیادہ تفصیل بیان نہیں کی ہے۔ چند مقامات پر تورات کا ذکر کیا ہے[81] اور ایک مقام پر توراۃ کے سفر اول [یعنی سفر تکوین] کی ایک عبارت کا اقتباس نقل کیا ہے۔[82]

ب۔ الملل والنحل میں عیسائیت کے مصادر:

الملل والنحل میں یہودیت کے بعد عیسائیت کو بھی ایک مستقل فصل کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔[83] مصادرِ عیسائیت کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ عیسائیت کا مذہبی ادب:

تورات کے علاوہ علامہ شہرستانی نے ان عیسائی کتب مقدسہ کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے:

الف۔ الانجیل / الاناجیل الاربعہ:

---

[79] ایضاً، ۱/ ۲۵۰۔

[80] ایضاً، ۱/ ۲۵۸۔

[81] ایضاً، ۱/ ۲۵، ۱۰۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۰۔

[82] ایضاً، ۲/ ۲۷۷۔

[83] ایضاً، ۱/ ۲۶۲۔

الملل والنحل میں چند مقامات پر انجیل اور اناجیل اربعہ کی اصطلاحات استعمال کی گئی ہے۔[84] چند مواقع پر انجیل لوقا، انجیل مرقس، انجیل یوحنا اور انجیل متی کی عبارات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔[85]

ب۔ پولس کا یونانیوں کے نام خط:

علامہ شہرستانی فولوس [غالباً پولس مراد ہے] کے یونانیوں کے نام خط سے بھی ایک اقتباس نقل کیا ہے۔[86]

ج۔ انبیاءِ بنی اسرائیل کا ذکر:

الملل والنحل میں ہمیں انبیاءِ بنی اسرائیل میں سے حضرت یوشع بن نونؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ذکر ملتا ہے۔[87] نیز علامہ شہرستانی حضرت عیسیٰؑ کے ارشادات کو بھی نقل کرتے ہیں۔[88]

۲۔ الملل والنحل میں شبہ اہل کتاب کے مصادر کا بیان:

شبہ اہل کتاب نامی عنوان کے تحت ہم دو مذاہب یعنی مجوسیت اور ثنویت کو بیان کریں گے۔ صابئین کا ذکر ہم اگلی بحث "اہل الاہواء والنحل" میں کریں گے۔

ا۔ الملل والنحل میں مجوسیت / زرتشتیت کے مصادر کا بیان:

علامہ شہرستانی نے مجوسیت کو ایک مستقل فصل کی صورت میں بیان کیا ہے اور چند مصادرِ مجوسیت کو بیان کر کے اپنے سابقہ منہج کی پیروی کی ہے۔

ا۔ زرتشتیت کی کتابِ مقدس، اوستا / زند اوستا:

علامہ شہرستانی نے زرتشت مذہب کے نزدیک مقدس اور الہامی سمجھی جانے والی کتاب اوستا (Avesta) اور اس کی تشریح، زند اوستا (Zend Avesta) کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور مؤخر الذکر سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں[89]۔ یہ کتاب مجوسیت / زرتشت ازم کے اہم ترین مصادر میں شمار ہوتی ہے۔

۲۔ تواریخ الہند والعجم:

---

[84] ایضاً، ۱/ ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۶۴، ۲۳، ۲۵۔

[85] ایضاً، ۱/ ۲۶۵، ۲۶۴۔

[86] ایضاً، ۱/ ۲۶۴۔

[87] ایضاً، ۱/ ۱۹۹۔

[88] ایضاً، ۱/ ۲۵۴، ۲۶۷۔

[89] ایضاً، ۱/ ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶۔

علامہ شہرستانی بیان کرتے ہیں کہ زرتشتی مذہب کے مطابق دنیا کے سب سے پہلے شخص کا نام گیومرث ہے۔ علامہ "تواریخ الہند والعجم" نامی کتاب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ گیومرث اور حضرت آدمؑ ایک ہی شخصیت کے دو مختلف نام ہیں۔[90] وہ اس کتاب کے مصنف کا نام بیان نہیں کرتے۔

۳۔ سیستانی مجوسی کی کتاب:

عند الشہرستانی زرتشتی فرقے کی ایک شاخ سیستانیہ کے بانی سیستان نے ایک کتب لکھی تھی، جس میں انہوں نے اپنے فرقے کے مذہبی معتقداتِ کی تفصیل تحریر کی تھی۔[91] اس کتاب کا نام یہاں مذکور نہیں۔

۴۔ جیہانی کا زرتشت پر مقالہ:

شہرستانی کی تحقیق کے مطابق ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن نصر جیہانی (م ۳۷۵ھ / ۹۸۵ء) نے زرتشت کے مذہب کے مبادی پر ایک مفصل مقالہ تحریر کیا تھا، جس سے شہرستانی نے طویل اقتباسات نقل کیے ہیں۔[92]

ب۔ الملل والنحل میں ثنویہ کے مصادر کا بیان:

علامہ شہرستانی نے ثنویہ کے دو مصادر کو اپنی کتاب "الملل والنحل" میں جگہ دی ہے۔ یہ مصادر ثنویہ کے ایک معروف فرقے، مانویہ کے بانی و معروف فلسفی مانی کی تصانیف "شابر قان" اور "الجبلۃ الاولیٰ" ہیں۔ علامہ شہرستانی نے مؤخر الذکر کتاب کے ایک باب، "باب الالف" سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں۔[93]

بحث سوم: قدیم حکماء و فلاسفہ اور وثنیت پسند مذاہب اور فرقوں کے بیان میں الملل والنحل کے مصادر:

۱۔ اہل الاہواء والنحل سے متعلق "الملل والنحل" کے مصادر:

اہل الاہواء والنحل سے علامہ شہرستانی کی مراد صابئہ، ان کی شاخیں اور حنفاء ہیں۔ علامہ نے صابئہ اور حنفاء کے حوالے سے صرف ایک مصدر کا سرسری طور پر ذکر کیا ہے، اور وہ اصحاب الہیاکل صابئہ کی بے نام کتب ہیں۔[94]

۲۔ "الملل والنحل" میں فلاسفہ کے مصادر کا بیان:

---

[90] ایضاً، ۱/ ۲۷۸۔

[91] ایضاً، ۱/ ۲۸۴

[92] ایضاً، ۱/ ۲۸۵، ۲۸۹۔

[93] ایضاً، ۱/ ۲۹۳۔

[94] ایضاً، ۲/ ۳۵۹۔

"باب الفلاسفہ "الملل والنحل کا وہ منفرد باب ہے کہ جس میں علامہ شہرستانی نے مذکورہ سابقہ ہر مذہب و فرقے کی بنسبت زیادہ مصادر کا بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر محمد بن ناصر سحیبانی کی رائے کے مطابق ان مصادر کی تعداد پندرہ (۱۵) کے قریب ہے[95] لیکن مقالہ نگاران کی تحقیق کے مطابق یہ مصادر بیس (۲۰) سے بھی متجاوز ہیں۔

اس باب کے مصادر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ تمام مصادر فلاسفہ یا ان کے پیروکاروں سے ہی منقول ہیں۔ جبکہ مذکورہ سابقہ مذاہب اور فرقوں کے مصادر دیگر مذاہب اور فرقوں سے بھی منقول تھے۔[96]

مصادر کی تفصیل ذیل کی سطور میں دیکھی جاسکتی ہے:

ا۔ افلاطون کی کتب:

علامہ شہرستانی نے افلاطون بن ارسطین[97] (Plato S/O Ariston) (م۳۴۸ق م) کی پانچ کتابوں کا ذکر کیا ہے۔

ا۔ فاذن:

افلاطون نامی معروف یونانی فلسفی کی اس کتاب کا نام "فاذن" ہے۔ علامہ شہرستانی نے اس کتاب سے طویل اقتباسات الملل والنحل میں نقل کیے ہیں۔[98]

۲۔ راموز:

افلاطون کی دوسری کتاب کا نام "راموز" ہے اس کتاب کے اقتباسات بھی الملل والنحل کا حصہ ہیں۔[99]

۳۔ النوامیس:

علامہ شہرستانی نے افلاطون کی کتاب "النوامیس" کے اقتباسات کو بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔[100]

---

[95] سحیبانی، محمد بن ناصر، **منہج الشہرستانی فی کتابہ الملل والنحل عرض وتقویم**، (سعودی عرب، دارالوطن، س ن) ۶۰۱۔

[96] ایضاً، ص ۶۰۱

[97] فلاسفہ کی بحث میں مذکورہ فلاسفہ کے انگریزی نام اور تاریخ وفات وغیرہ "معجم الفلاسفۃ" سے ماخوذ ہیں (جورج طرابیشی، **معجم الفلاسفۃ**، لبنان: دار الطلیعۃ للطباعۃ والنشر، طبع سوم، ۲۰۰۶ء)۔

[98] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۴۰۴۔۴۰۶۔

[99] ایضاً، ۲/ ۴۱۲، ۴۱۳۔

[100] ایضاً، ۲/ ۴۱۴۔

۴۔ تعلیم کلیس:

افلاطون کی چوتھی کتاب کا نام "تعلیم کلیس" ہے۔[101]

۵۔ تعلیم طالیس:

علامہ شہرستانی کی جانب سے ذکر کردہ، افلاطون کی پانچویں کتاب کا نام "تعلیم طالیس" ہے۔[102]

ب۔ فلوطرخیس (Plutarch) کی کتاب:

علامہ شہرستانی نے ذکر کیا ہے کہ فلوطرخیس (م ۱۲۵ء) نامی فلسفی نے مبادی فلسفہ پر ایک کتب تصنیف کی تھی۔ اگرچہ وہ اس کتاب کا نام بیان نہیں کرتے۔[103] ڈاکٹر سحیبانی کے مطابق اس کتاب کا نام "الآراء الطبیعیۃ" ہے۔[104]

ج۔ اوقلیدس (Euclid) کی کتاب:

عند الشہرستانی اوقلیدس فلسفی وہ پہلا شخص تھا کہ جس نے علم ریاضی کو ایک علم کے طور پر متعارف کروایا۔ اس موضوع پر اس کی کتاب کا نام "کتاب اوقلیدس" ہے۔[105]

د۔ ارسطو کی کتب:

عند الشہرستانی ارسطو بن نیقوماخوس (م ۳۲۲ق م) کی کتب کی تفصیل کچھ یوں ہے:

۲۔ کتاب اثولوجیا:

ارسطو کی کتاب اثولوجیا کے "مقالۃ اللام" کا ذکر شہرستانی کے ہاں ملتا ہے۔ یہ کتاب واجب الوجود کے اثبات کے موضوع پر ہے۔[106]

۳۔ الآثار العلویۃ:

---

[101] ایضاً، ۲/ ۴۲۴۔

[102] محولہ بالا۔

[103] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۴۱۳۔

[104] سحیبانی، منہج الشہرستانی، ص ۶۰۳۔

[105] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۴۳۸۔

[106] ایضاً، ۲/ ۴۴۴، ۴۸۳۔

عند الشہرستانی یہ کتاب بھی ارسطو کی تصنیف ہے۔[107]

۴۔السماء والعالم:

عند الشہرستانی "السماء والعالم" نامی کتاب کے مصنف معروف فلسفی ارسطو ہیں۔[108]

۵۔ارسطو کی دیگر کتب:

علامہ شہرستانی ارسطو کی چند دیگر کتب کا بھی ذکر کرتے ہیں لیکن ان کے ناموں کی تصریح نہیں کرتے۔[109]

۶۔ارسطو کا اسکندر رومی کے نام خط:

ارسطو نے اسکندر رومی کے نام ایک طویل مکتوب لکھا۔ یہ مکتوب پند و نصائح پر مشتمل ہے۔ اس کے چند اقتباس علامہ شہرستانی کے ہاں ملتے ہیں۔[110]

ہ۔ثاوفرسطیس (Theophrastus) کی کتب:

علامہ شہرستانی نے ارسطو کے شاگرد ثاوفرسطیس (م۲۸۷ق م) کی شروح اور کتب کا بلا تصریح اسماء ذکر کیا ہے۔[111]

۲۔برقلس (Proclus) کی کتاب:

الملل والنحل میں برقلس نامی فلسفی (م۴۸۵ء) کی کتاب کا بلا تصریح اسم ذکر ملتا ہے۔ اس کی یہ کتاب افلاطون کے نظریۂ قدم صانع عالم کی توثیق میں ہے۔[112]

اس بحث میں علامہ شہرستانی بیان کرتے ہیں کہ برقلس کے ایک مخالف نے اس کے نظریات کی مخالفت میں ایک کتاب لکھی تھی، جس کا نام یہاں مذکور نہیں۔ شہرستانی اس کتاب سے اقتباس بھی نقل کرتے ہیں۔[113]

ز۔ثامسطیوس (Themistius) کی مابعد الطبیعہ کی شرح:

---

[107] ایضاً،۲/ ۴۵۸۔

[108] محولہ بالا۔

[109] شہرستانی، الملل والنحل،۲/ ۴۴۴،۴۵۸،۴۶۱۔

[110] ایضاً،۲/ ۴۶۴۔

[111] ایضاً،۲/ ۷۵۔

[112] ایضاً،۲/ ۴۷۷۔

[113] ایضاً،۲/ ۴۷۹۔

ارسطو کی معروف کتاب "مابعد الطبیعۃ" کی ایک معروف شرح ثامسطیوس نامی (م۳۸۸ء) شارحِ ارسطو نے لکھی۔ یہ کتاب "شرح ثامسطیوس" کے نام سے جانی جاتی ہے۔[114]

ط۔ اسکندر افرودیسی (Alexander of Aphrodisias) کی کتاب النفس:

اسکندر افرودیسی فلسفی نے "کتاب النفس" کے نام سے موسوم کتاب لکھی۔ اس کتاب کے اقتباسات شہرستانی کی الملل والنحل کا حصہ ہیں۔[115]

ط۔ فرفریوس کا خط:

کائنات کے حادیث یا قدیم ہونے کے بارے میں ارسطو کا موقف فرفریوس نامی فلسفی (م۳۰۵ء) کے خط میں ملتا ہے، جو اس نے ابانو کو لکھا تھا۔[116]

ی۔ کورفس کی کتاب:

علامہ شہرستانی نے کورفس نامی فلسفی کی کتاب کا بلا تصریح اسم ذکر کیا ہے۔ وہ اس کتاب کے اقتباسات بھی الملل والنحل میں ذکر کرتے ہیں۔[117]

ک۔ ابو علی الحسین بن عبد اللہ ابن سینا (م۴۲۸ھ / ۱۰۳۷ء) کی کتب:

علامہ شہرستانی کے مطابق ان کی طرف سے ذکر کردہ ارسطو کے سولہ مسائل ثامسطیوس کی شرح اور ابن سینا کے کلام سے ماخوذ ہیں۔ عبارت ملاحظہ کریں:

> "فهذه نكت كلامه [أي كلام أرسطو طاليس] استخرجنا ها من مواضع مختلفة، وأكثرها من شرح ثامسطيوس وكلام الشيخ أبي على بن سينا"۔[118]

ابن سینا کے کلام سے بکثرت نقل کرنے کے باوجود، علامہ شہرستانی ابن سینا کی وہ کتب جو ان کی معلومات کا ماخذ تھیں، کے نام ذکر نہیں کرتے۔

ڈاکٹر محمد بن ناصر سحیبانی کے نزدیک اس بحث میں علامہ شہرستانی کی معلومات کا ماخذ درج ذیل دو کتبِ ابن سینا ہیں:

---

[114] ایضاً، ۲/ ۴۴۴، ۴۶۱۔

[115] ایضاً، ۲/ ۴۸۴۔

[116] ایضاً، ۲/ ۴۸۵۔

[117] ایضاً، ۲/ ۴۳۱۔

[118] ایضاً، ۲/ ۴۶۱۔

ا۔ رسالہ فی الطبیعات

ب۔ کتاب الانصاف سے ارسطو کی کتاب اثولوجیا کی وضاحت[119]

۳۔ابن سینا کی دیگر کتب:

علامہ شہرستانی کتبِ ابن سینا سے اخذ و استفادہ کا ذکر کرتے ہیں مگر اسماءِ کتب کی تصریح نہیں کرتے۔[120]

ل۔ حکماء روم ویونان کی کتب:

فلاسفہ پر بحث کی ابتداء میں علامہ شہرستانی وعدہ کرتے ہیں کہ وہ روم اور یونان کے قدیم حکماء کی آراء اُسی ترتیب سے نقل کرنے کا اہتمام کریں گے کہ جیسے وہ ان کی کتب میں موجود ہیں لیکن وہ چند حکماء کی کتب کے ماسوا دیگر کتبِ حکماء روم ویونان، جو ان کے زیر مطالعہ تھیں، کے اسماء کی تصریح نہیں کرتے۔ علامہ کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"فنحن نذكر مذاهب الحكماء القدماء من الروم، واليونانيين على الترتيب الذى نقل فى كتبهم"[121]

م۔ محمد بن طاہر بن بہرام سجستانی (م۳۷۵ھ / ۹۸۵ء) کی کتاب صوان الحکمۃ:

امام فخر الدین رازی کے نزدیک علامہ شہرستانی کی فلاسفہ سے متعلق معلومات کا ایک ماخذ و مصدر ابو سلیمان محمد بن طاہر بن بہرام منطقی سجستانی (م۳۷۵ھ) کی کتاب "صوان الحکمۃ" ہے۔[122]

۳۔ "زمانہ جاہلیت کے عرب حضرات کی آراء" کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے اس بحث میں محمد بن سائب کلبی[123] (م۱۴۶ھ / ۷۶۳ء) کے علاوہ اپنے کسی مصدر کا ذکر نہیں کیا ہے۔ امام رازی کے نزدیک شہرستانی نے جاحظ معتزلی کی کتاب "ادیان العرب" سے زمانۂ جاہلیت کے عرب حضرات کی آراء کا استفادہ کیا ہے[124]۔ امام رازی کے اس دعویٰ کی تصدیق ممکن نہیں کیونکہ جاحظ کی کتاب "ادیان العرب" دستیاب نہیں ہے۔

---

[119] سحیبانی، منہج الشہرستانی فی کتابہ الملل والنحل، ص۲۴۴، ۲۴۵۔

[120] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۴۹۰۔

[121] ایضاً، ۲/ ۳۷۳۔

[122] فخر الدین رازی، مناظرات فخر الدین الرازی، ص۳۹۔

[123] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۵۹۴۔

[124] فخر الدین رازی، مناظرات فخر الدین الرازی، ص۳۹، ۴۰۔

۴۔ "اہل ہند کی آراء" کے مصادر:

علامہ شہرستانی نے اہل ہند کی آراء کے بارے میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے۔ علامہ شہرستانی نے اس باب میں بھی اپنے مصادر کے بارے میں اطلاع نہیں دی ہے۔ البتہ وہ اتنا وعدہ ضرور کرتے ہیں کہ وہ اہل ہند کے پانچ گروہوں: براہمہ، اصحاب الروحانیات، اصحاب الہیاکل، بتوں کے بجاری اور حکماء کے بارے میں معلومات کو ان کی کتب مشہورہ سے نقل کریں گے:

"فهم [أي فأهل الهند] خمس فرق: البراهمة وأصحاب الروحانيات، وأصحاب الهياكل، وعبدة الأصنام، والحكماء ونحن نذكر مقالات هؤلاء كما وجدنا في كتبهم المشهورة"[125]

مذکورہ بالا عبارت سے اتنی بات ضرور معلوم ہوتی ہے کہ اہل ہند کی معروف کتب علامہ شہرستانی کے زیر مطالعہ تھیں لیکن شاید انہوں نے ان کے اسماء کی تصریح کو ضروری نہیں جانا۔ علامہ شہرستانی کی طرف سے ذکر کردہ آراءِ اہل ہند کو پڑھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ علامہ شہرستانی نے علامہ مقدسی اور ابن الندیم کی کتب سے استفادہ کیا ہے کیونکہ مندرجات میں کافی مماثلت پائی جاتی ہے۔[126]

بحث چہارم: الملل والنحل کے متفرق مصادر:

الملل والنحل کے متفرق مصادر کی تفصیل ملاحظہ کریں:

۱۔ کتب اصحاب الملل والنحل:

علامہ شہرستانی نے بلا تصریح اسماء مختلف مذاہب و فرقوں کی کتب کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے۔[127]

۲۔ کتبِ تاریخ:

علامہ شہرستانی نے ناموں کی تصریح کے بنا تاریخی کتب کے اپنے مطالعہ میں ہونے کا ذکر کیا ہے۔[128]

۳۔ علماء سے حکایات:

---

[125] شہرستانی، الملل والنحل، ۲/ ۶۰۱۔

[126] سحیبانی، منہج الشہرستانی فی کتابہ الملل والنحل، ص ۶۴۷۔

[127] شہرستانی، الملل والنحل، ۱/ ۵۶، ۲۲۲۔

[128] ایضاً، ۱/ ۱۴۸۔

علامہ شہرستانی نے یمان بن رباب خراسانی خارجی سے خوارج کے فرقہ شبیبیہ[129]، محمد بن دیصانیہ[130] اور جماعت متکلمین سے کینسویہ[131] کے بارے میں اقوال نقل کیے ہیں۔

۴۔اشعارِ عرب:

علامہ شہرستانی نے اپنی کتاب "الملل والنحل" میں چند مقامات پر معروف عرب شعراء کے اشعار سے بھی استشہاد کیا ہے۔[132] "آراء العرب فی الجاہلیۃ" نامی باب سے اشعار کا ذکر بکثرت ملتا ہے۔[133]

حاصلِ کلام:

علامہ شہرستانی تمام مسلم و غیر مسلم مذاہب اور فرقوں کے معتقدات و نظریات اور ان کے مصادر سے آگاہی کا دعویٰ کرتے ہیں اور انہیں ان کے مصادر اصلیہ کے حوالے سے نقل کرنے کا وعدہ بھی کرتے ہیں۔ "الملل والنحل" کا مطالعہ کرنے سے یہ اندازہ کرنا تو مشکل نہیں کہ علامہ شہرستانی مذاہب اور فرقوں بالخصوص مسلم فرقوں کے حوالے سے وسیع مطالعہ اور معلومات کے حامل تھے لیکن بیانِ مصادر میں علامہ شہرستانی کا منہج یہ ہے کہ وہ ان مذاہب اور ان کے ذیلی فرقوں کی معلومات کو بیان کرتے وقت بالعموم ان کے مصادر کی تصریح نہیں کرتے۔ اس بحث کی تفصیل کچھ یوں ہے:

- ✓ علامہ شہرستانی فلاسفہ پر بحث کے علاوہ، کتبِ مذاہب اور فرقوں کی کتب کے نام ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کرتے۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے اسلامی مسالک پر کلام کرتے ہوئے اپنے مصادرِ معلومات کا صراحتاً بیان نہیں کیا، البتہ محققین کے نزدیک کی کتاب "الملل والنحل" میں اسلامی مسالک سے متعلقہ ابحاث کا مصدر علامہ عبدالقاہر بغدادی کی مشہور کتاب "الفرق بین الفرق وبیان الفرقة الناجية منهم" ہے اور چونکہ

---

[129] محولہ بالا۔

[130] ایضاً،۱/ ۲۹۸۔

[131] ایضاً،۱/ ۲۹۹۔

[132] ایضاً،۱/ ۱۴۰،۱۷۴،۱۸۵،۲۰۳،۲/ ۵۴۰۔

[133] ایضاً،۲/ ۵۸۴،۵۸۵،۵۸۷۔۶۰۰۔

علامہ عبد القاہر بغدادی اپنے مخالفین سے تعصب کا برتاؤ روا رکھتے تھے، لہذا ان کی نقل کردہ معلومات اور ان سے ماخوذ ہونے کے ناطے علامہ شہرستانی کی اسلامی مسالک کے حوالے سے معلومات بھی تعصب سے خالی قرار نہیں دی جاسکتیں۔

- ✓ علامہ شہرستانی نے اپنے منہج کے موافق معتزلہ کے حوالے سے اپنی معلومات کے کسی مصدر کا ذکر نہیں کیا ہے۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے جبریہ کے مصادر کے ذکر کے حوالے سے بھی بہت اختصار برتا ہے۔ انہوں نے جبریہ کے معتقدات و فرقوں کے بیان میں ایک فصل قائم کی ہے۔ لیکن علامہ اشعری اور علامہ کعبی وغیرہ کے علاوہ دیگر مصادر کو ذکر نہیں کیا ہے۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے دیگر اسلامی مسالک کی بنسبت شیعہ فرقے کے مصادر پر قدرے مفصل بحث کی ہے۔ وہ شیعہ کی کتب کا نا صرف ذکر کرتے نظر آتے ہیں بلکہ شیعہ مسلک کی اپنے زیرِ مطالعہ چند کتابوں کے نام کی تصریح بھی کرتے ہیں۔
- ✓ چونکہ علامہ شہرستانی نے بلادِ فارس میں اپنی زندگی گزاری جو کہ شیعیت کے عروج کے علاقے تھے۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ علامہ شہرستانی نے ان شیعہ فرقوں کے علماء حضرات سے ملاقات بھی کی ہو اور ان حضرات سے حاصل شدہ معلومات بھی علامہ شہرستانی کے شیعہ پر مصادر میں شامل ہوں۔ نیز چند محققین کے ہاں علامہ شہرستانی خود بھی مائل بتشیع تھے،[134] لہٰذا شیعہ کے حوالے سے ان کی معلومات کا بہتر ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے۔
- ✓ کسی بھی مذہب یا مسلک کے معتبر حضرات کے بجائے دیگر مذاہب و مسالک اور بعض اوقات ان کے مخالفین علماء سے اس مذہب یا مسلک کی تعلیمات کو نقل کرنا بھی بیانِ مصادر میں علامہ شہرستانی کے مناہج

---

[134] سمعانی، **التحبیر فی المعجم الکبیر**، ۲/ ۱۶۲۔

میں شامل ہے۔ اسی منہج کی پیروی کرتے ہوئے علامہ شہرستانی نے غیر شیعہ علماء سے بھی شیعہ مسلک کے حوالے سے آراء نقل کی ہیں۔

- ✓ متعدد ابحاث میں علامہ شہرستانی، کعبی معتزلی، وراق اور امام اشعری کے حوالے سے معلومات نقل کرتے ہیں۔ ان حضرات کے حوالے سے نقلِ معلومات اس وقت تو درست ہے جب یہ ذکر ان کے اپنے مسالک مثلاً معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ کا ہو۔ لیکن علامہ شہرستانی تمام مسلم فرقوں کے حوالے سے اپنی معلومات انہی حضرات سے نقل کرتے ہیں۔ یہ رویہ ان معلومات کی استنادی حیثیت کو مشکوک بنا دیتا ہے کیونکہ کسی بھی مذہب یا مسلک کی بنیادی معلومات وہی ہوتی ہیں جو اسی مذہب و مسلک کے مستند علماء کے حوالے سے منقول ہوں۔ نیز ان حضرات میں سے بعض حضرات اپنے مسلکی رجحانات کی وجہ سے اہل السنت کے نزدیک استنادی حیثیت کے حامل بھی نہیں ہیں۔
- ✓ وہ بعض مقامات پر کتبِ مذاہب و فرق کے نام ذکر کیے بغیر محض یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ معلومات اس مذہب یا فرقے کی کتب سے مستفاد ہیں۔
- ✓ وہ متعدد مقامات پر مصنفینِ کتب کے نام ان کی کتب کے ناموں کی تصریح کے بغیر ہی ذکر کر دیتے ہیں مثلاً علامہ کعبی، علامہ وراق، علامہ اشعری وغیرہ سے منقول معلومات۔
- ✓ علامہ شہرستانی کی طرف سے نقل کردہ بعض اقوال و آراء کی نسبت صاحبِ قول یا کسی مسلک کی طرف درست ثابت نہیں ہوتی۔
- ✓ علامہ شہرستانی اپنی کتاب میں بہت سے مقامات پر اپنے ذکر کردہ اقوال کو کسی قائل یا مسلک کی طرف منسوب کرنے کی بجائے صیغہ مجہول مثلاً حُکِی، قِیل وغیرہ کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔
- ✓ مصادرِ یہودیت میں بھی علامہ شہرستانی اپنے سابقہ منہج یعنی قلتِ بیانِ مصادر پر چلتے نظر آتے ہیں۔ علامہ شہرستانی نے یہودی کتب مقدسہ کے بارے میں زیادہ تفصیل بیان نہیں کی ہے۔ چند مقامات پر تورات کا ذکر کیا ہے۔

- ✓ علامہ شہرستانی نے عیسائیت کے مصادر پر یہودیت کی بنسبت قدرے مفصل بحث کی ہے اور تورات کے علاوہ اناجیل اربعہ، پولس کے یونانیوں کے نام خطوط اور انبیاءِ بنی اسرائیل میں سے حضرت یوشع بن نونؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کیا ہے۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے چند مصادرِ مجوسیت کو بیان کر کے اپنے سابقہ منہج کی پیروی کی ہے۔ علامہ شہرستانی نے زرتشت مذہب کے نزدیک مقدس اور الہامی سمجھی جانے والی کتاب اوستا اور اس کی تشریح، زند اوستا کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور مؤخر الذکر سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے ثنویہ کے دو مصادر کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔ یہ مصادر ثنویہ کے ایک معروف فرقے، مانویہ کے بانی و معروف فلسفی، مانی کی تصانیف "شابر قان" اور "الجبلۃ الاولیٰ" ہیں۔ علامہ شہرستانی نے مؤخر الذکر کتاب کے ایک باب، "باب الالف" سے اقتباسات بھی نقل کیے ہیں۔
- ✓ علامہ نے صابئہ اور حنفاء کے حوالے سے صرف ایک مصدر کا سرسری طور پر ذکر کیا ہے۔
- ✓ "باب الفلاسفہ" الملل والنحل کا وہ منفرد باب ہے کہ جس میں علامہ شہرستانی نے مذکورہ سابقہ ہر مذہب و فرقے کی بنسبت زیادہ مصادر کا بیان کیا ہے۔ ان مصادر کی تعداد بیس (۲۰) سے بھی متجاوز ہے۔ اس باب کے مصادر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ تمام مصادر فلاسفہ یا ان کے پیروکاروں سے ہی منقول ہیں۔
- ✓ علامہ نے زمانہ جاہلیت کے عرب حضرات کی آراء" کے مصادر میں محمد بن سائب کلبی کے علاوہ اپنے کسی مصدر کا ذکر نہیں کیا ہے۔
- ✓ علامہ شہرستانی نے اہل ہند کی آراء کے بارے میں ایک مستقل باب قائم کیا ہے لیکن انہوں نے اس باب میں بھی اپنے مصادر کے بارے میں اطلاع نہیں دی ہے۔
- ✓ منہج شہرستانی کے حوالے سے شیخ الاسلام، امام ابن تیمیہ (۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء) کا تبصرہ ملاحظہ کریں:

"ما ينقله الشهرستانى وأمثاله من المصنفين فى الملل والنحل، عامته مما ينقله بعضهم عن بعض، وكثير من ذلك لم يحرر فيه أقوال المنقول عنهم، ولم يذكر الاسناد فى عامة ما ينقله، بل هو ينقل من كتب من صنف المقالات قبله، مثل ابى عيسى الوراق وهو من المصنفين للرافضة، المتهمين فى كثير

مما ينقلونه، ومثل أبى يحيى وغيرهما من الشيعة ۔وينقل أيضاً من كتب بعض الزيدية والمعتزلة الطاعنين فى كثير من الصحابة۔
ولهذا تجد نقل الأشعري أصح من نقل هؤلاء: لانه اعلم بالمقالات، وأشد احترازا من كذب الكذابين فيها، مع أنه يوجد فى نقله، ونقل عامة من ينقل المقالات بغير ألفاظ أصحابها ولا اسناد عنهم"۔ [135]
"والشهرستانى أكثر ما ينقله من المقالات من كتب المعتزلة، وهم يكذبون بالقدر"[136]

علامہ ابن تیمیہ کی عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ علامہ شہرستانی اور ادیان و مذاہب پر لکھنے والے دیگر مصنفین کے ہاں یہ بات بالعموم دیکھی گئی ہے کہ وہ (بلاحوالہ) ایک دوسرے کا کلام اپنی تحریروں میں نقل کرتے ہیں۔ ان میں سے اکثر حضرات نا تو نقل کردہ عبارت کی سند ذکر کرتے ہیں اور نا ہی نقل کردہ الفاظ کو اقتباس کی صورت میں نقل کرتے ہوئے اس کے قائل کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان حضرات کے ہاں اپنے سے پہلے کے مصنفین کی کتب سے استفادہ عمومی بات ہے، مثلاً شہرستانی وغیرہ ابوعیسی وراق جو رافضی مصنف ہیں اور بالعموم اپنے کلام کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنتے ہیں، سے عقائد و افکارِ فرق کو نقل کرتے ہیں۔ اسی طرح ابویحیی اور دیگر شیعہ حضراتِ زیدیہ کی کتب اور معتزلہ سے جو صحابہ کرام کو طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں، بھی کلام نقل کیا جاتا ہے۔

- ✓ ایک دوسرے مقام پر ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ علامہ شہرستانی عقائدِ مذاہب وادیان کو اکثر اوقات معتزلہ کی کتب سے نقل کرتے ہیں، حالانکہ معتزلہ تقدیرِ الٰہی کے منکر ہیں۔
- ✓ اگرچہ علامہ شہرستانی ادیان و مذاہب کے افکار سے بخوبی واقف ہیں، اس کے باوجود ان کے ہاں بھی صاحبِ کلام کے الفاظ کو نقل نہ کرنا اور اس نقل کی سند بیان نہ کرنا، پایا جاتا ہے۔

---

[135] تقی الدین احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ (م۷۲۸ھ /۱۳۲۸ء) منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعۃ القدریۃ، تحقیق: محمد رشاد سالم، (سعودی عرب: جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ۱۹۸۶ء) ۶/ ۳۰۰، ۳۰۱۔

[136] ایضاً، ۶/ ۳۰۷۔